THE KHYBER PAKHTUNKHWA SHARI ACT, 2003.

(KHYBER PAKHTUNKHWA ACT NO. II OF 2003)

شرعی ایکٹ مجریہ 2003ء.

فہرست مضامین.

تمہید.

۱. مختصر عنوان، وسعت آغاز

۲. شریعت کی تعریف.

۳. شریعت کی بالادستی.

۴. قوانین کی تشریح وتعبیر، وضاحت.

۵. حکومت اور شہریوں کی طرف سے شرعی احکامات اور اقدار کی پاسداری.

۶. شریعت کی تعلیم اور تربیت.

۷. تعلیمی نظام میں شریعت کی عمل داری.

۸. معیشت کی اسلامی خطوط پر استواری.

۹. ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلام کی تشہیر وترویج.

۱۰. جان ومال اور شخصی آزادی کا تحفظ.

۱۱. رشوت خوری کا خاتمہ.

۱۲. سماجی برائیوں کا خاتمہ.

۱۳. بے حیائی اور آوارہ گردی کا خاتمہ.

۱۴. صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں عدالتی نظام کی اصلاح.

۱۵. اختیار قوائد.

THE KHYBER PAKHTUNKHWA SHARI ACT, 2003.

(KHYBER PAKHTUNKHWA ACT NO. II OF 2003)

[First published after having received the assent of the Governor of the Khyber Pakhtunkhwa in the Gazette of the Khyber Pakhtunkhwa.

(Extraordinary, dated the 19th June, 2003).

تمہید:

ہرگاہ کہ تمام کائنات میں حاکمیت اعلی اللہ تعالی کی ہے اور اس ملک خداداد پاکستان بشمول صوبہ خیبر پختونخوا میں عوام کے منتخب نمائندوں کو اسکے تفویض کردہ اختیارات ایک مقدس امانت ہیں؛

وہرگاہ کہ قرارداد مقاصد کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں سمو کر اسکا مستقل حصہ قرار دیا جا چکا ہے؛

وہرگاہ کہ اسلام کو ملک خداداد پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا جا چکا ہے۔ بنابریں تمام مسلمانوں کے لیے واجب ہے کہ وہ قرآن پاک وسنت نبوی کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں اور اپنے آپ کو مکمل طور پر احکامات خداوندی کا تابع کریں:

وہرگاہ کہ اسلامی ملک کا ایک بنیادی خاصہ ہے کہ وہ اپنے باشندوں کی عزت نفس، جان، آزادی ودیگر بنیادی حقوق، جس کی آئین میں ضمانت دی گئی ہے، کو یقینی بناوے اور انہیں سستا اور فوری انصاف بلا کسی امتیازی سلوک کے مہیا کرے؛

وہرگاہ کہ اسلامی طرز حیات، کا تانا بانا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فلسفہ پر قائم ہے،

وہرگاہ کہ مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان اقدامات کو آئینی وقانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔

لہذا مندرجہ ذیل قانون کا نفاذ کیا جاتا ہے۔

مختصر عنوان، وسعت آغاز:

۱۔ (۱) اس قانون کو صوبہ خیبر پختونخوا شرعی قانون مجریہ ۲۰۰۳ء کے نام سے پکارا جائیگا۔

(۲) اسکا اطلاق پورے صوبہ خیبر پختونخوا پر ہوگا۔

(۳) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا.

(۴) یہ قانون غیر مسلموں کے شخصی قوانین، مذہبی آزادی، رسم ورواج وطرز زندگی پر لاگو نہیں ہوگا.

۲. **شریعت کی تعریف:**

اس ایکٹ میں شریعت سے مراد قرآن وسنت میں بیان کردہ یا ان سے اخذ کردہ احکامات ہوں گے.

۳. **شریعت کی بالادستی:**

پورے صوبہ خیبر پختونخوا میں صوبائی دائرہ اختیار کی حد تک شریعت بالادست قانون ہوگا.

۴. **قوانین کی تشریح وتعبیر:**

صوبہ خیبر پختونخوا میں قائم تمام عدالتیں صوبائی دائرہ اختیار میں آنے والے قوانین کی تشریح وتعبیر شریعت کے مطابق کرنے کی پابند ہوں گی.

وضاحت:

(الف) دیگر کسی قانون میں ایک سے زائد تشریح وتعبیر کی گنجائش ہو تو عدالتیں اس تشریح وتعبیر کو اختیار کرنے کی پابند ہوں گی جو شریعت کے مطابق ہو.

(ب) اگر مذکورہ قوانین کی تشریح وتعبیر میں صرف دو صورتیں ممکن ہوں تو عدالتیں اس تشریح وتعبیر کو اختیار کرنے کی پابند ہوں گی جو شریعت کے مطابق ہو.

۵. **حکومت اور شہریوں کی طرف سے شرعی احکامات اور اقدار کی پاسداری:**

خیبر پختونخوا میں ہر مسلمان شہری شرعی احکامات کا پابند ہوگا اور اسطرح صوبائی حکومت اور اس کے اہلکار ان کو شرعی احکامات کا پابند اور شرعی اقدار کا پاسدار بنانے کے لیے قانونی ضوابط مرتب کئے جائیں گے. قانون سازی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائیگا کہ کوئی بھی قانون شریعت یا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین سے متصادم نہ ہو.

۶. **شریعت کی تعلیم اور تربیت:**

صوبائی حکومت شریعت کی تعلیم وتربیت کے لیے درج ذیل سطح پر مناسب قدم اٹھائے گی.

(الف) صوبے کے زیر انتظام لاء کالجز میں اسلامی فقہہ کو نصاب میں شامل کرنا.

(ب) عربی زبان کی تعلیم اور ترویج.

۷. **تعلیمی نظام میں شریعت کی عمل داری:**

(۱) صوبائی حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ اس کا تعلیمی نظام شریعت کی درس وتدریس اسلامی کردار سازی اور اسلامی تربیت کا ضامن ہو.

(۲) قانون ہذا کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر صوبائی حکومت ایک تعلیمی کمیشن مقرر کرے گی. جو علماء تعلیمی ماہرین، فقہاء اور عوامی نمائندوں پر مشتمل ہوگی. اور ان میں سے ایک کو اس کمیشن کا چیئرمین مقرر کیا جائیگا.

(۳) کمیشن موجودہ تعلیمی نظام کا جائزہ لے گی. اور ذیلی دفعہ (۱) میں درج مقاصد کے حصول کے لیے سفارشات پیش کریگی.

(۴) کمیشن کی رپورٹ وصول ہونے پر اسے صوبائی اسمبلی میں ضروری قانون سازی کے لیے پیش کیا جائیگا.

(۵) صوبے کے زیر انتظام تمام ادارے، مقامی حکومتیں اور انتظامی حکام کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے کے پابند ہوں گے. اور محکمہ تعلیم، صوبہ خیبر پختونخوا کمیشن کے انتظامی امور کا ذمہ دار ہوگا.

۸. **معیشت کی اسلامی خطوط پر استواری:**

(۱) معیشت کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے اور اسلامی معیشت کے اصول واغراض ومقاصد کے حصول کے لیے صوبائی حکومت قانون ہذا کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر معاشی اصلاحی کمیشن مقرر کرے گی. جو ماہرین معاشیات، بنکار، فقہاء اور علماء پر مشتمل ہوگی جن میں ایک اسکا چیئرمین ہوگا.

(۲) معاشی اصلاحی کمیشن کے ذمے درج ذیل امور ہوں گے.

(الف) ان اقدامات کی سفارش جن کے ذریعے معیشت کو اسلامی خطوط پر استوار کیا جا سکے. ان اقدامات میں موجودہ نظام کا قابل عمل متبادل بھی شامل ہوگا.

(ب) آئین کے مطابق لوگوں کی معاشی اور معاشرتی بہبود کے لیے اقدامات و لائحہ عمل کی نشاندہی.

(ج) موجودہ مالی قوانین اور قوانین بابت حصولی ٹیکس، انشورنس اور بنکنگ کا اس نقطہ نظر سے جائزہ کہ آیا یہ قوانین شریعت کے مطابق ہیں یا اس سے متصادم، اور اگر متصادم ہیں تو انہیں شریعت کے مطابق بنانے کی تجاویز وغیرہ.

(د) سود کے نظام کا خاتمہ کرنے کے لیے تجاویز اور متبادل انتظامات کی نشاندہی.

(ر) معاشی اصلاحی کمیشن وقتاً فوقتاً اپنی تجاویز حکومت کو پیش کرے گی جسے اسمبلی میں پیش کیا جائیگا. تمام صوبائی حکومتی ادارے اور حکام کمیشن کیساتھ تعاون کرنے کے پابند ہوں گے. محکمہ خزانہ کمیشن کے انتظامی امور نمٹانے کا ذمہ دار ہوگا.

۹. **ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلام کی تشہیر و ترویج:**

وہ ذرائع ابلاغ جن تک صوبائی حکومت کی رسائی ہو بشمول اسلامی کی تشہیر اور ترویج کے ان مقاصد کے لیے استعمال ہونگے جو اسلام کی تعلیمات کے خلاف نہ ہوں.

۱۰. **جان و مال اور شخصی آزادی کا تحفظ:**

ہر شہری کی جان و مال، عزت و آبرو اور شخصی آزادی کے تحفظ کے لیے صوبائی حکومت ضروری انتظامی اور قانونی قدم اٹھائے گی جس میں اسلحہ کی نمائش پر پابندی بھی شامل ہوگی.

۱۱. **رشوت خوری کا خاتمہ:**

صوبائی حکومت رشوت، دھونس دھاندلی کے خاتمے کے لیے انتظامی احکامات کے ساتھ ساتھ ضروری قانون سازی کریگی. ہم چوں قسم کے جرائم کی روک تھام کے لیے مثالی اور سخت تعزیری سزائیں مقرر کرے گی.

۱۲. **سماجی برائیوں کا خاتمہ:**

صوبائی حکومت معاشرہ سے سماجی برائیوں کے خاتمہ کے لیے قرآن پاک کے حکم کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام کرے گی. اور اس کی بابت انتظامی احکامات کے ساتھ ساتھ ضروری قانون سازی کرے گی.

۱۳. **بے حیائی اور آوارہ گردی کا خاتمہ:**

صوبائی حکومت انتظامی احکامات کے ساتھ ساتھ قانون سازی کے ذریعے بے حیائی اور آوارہ گردی کا سدباب کرے گی.

۱۴. **صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں عدالتی نظام کی اصلاح:**

(۱) صوبائی حکومت قانون ہذا کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر ایک عدالتی اصلاحی کمیشن مقرر کرے گی جو علماء وفقہاء اور قانونی ماہرین پر مشتمل ہوگی جن میں سے ایک اس کا چیئرمین ہوگا. اور عدالتی اصلاحی کمیشن درج ذیل امور پر سفارشات پیش کرے گی.

(۲) عدالتی اصلاحی کمیشن کی سفارشات موصول ہونے پر صوبائی حکومت اسے صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں نافذ کرنے کے لیے گورنر صوبہ خیبر پختونخوا کو پیش کرے گی.

(الف) صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں رائج الوقت قانون کا جائزہ.

(ب) موجودہ قانون میں موجود نقائص کی نشاندہی اور متبادل تجویز.

(ج) اسلامی ضابطہ دیوانی، اسلامی ضابطہ فوجداری اور اسلامی قانون شہادت کی

(۳) صوبائی حکومت کے جملہ ادارے اور حکام کمیشن کی معاونت کریں گے. اور محکمہ قانون صوبہ خیبر پختونخوا کمیشن کے انتظامی امور نمٹانے کی ذمہ دار ہوگی.

۱۵. **اختیار قوائد:**

صوبائی حکومت ایکٹ ہذا کے مقاصد کے حصول کے لیے قواعد بنائے گی.